اصلاح و دعوت

محمد ذکوان ندوی

مسلک پرستی یا ہدایت کی تلاش

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

ایک تعلیم یافتہ مسلم نوجوان سے ملاقات ہوئی۔ انھوں نے بتایا کہ اِس لاک ڈاؤن کے زمانے میں، میں نے پہلی بار ’صحیحین‘ (بخاری و مسلم) کا ترجمہ پڑھا۔ اِس کے بعد مجھ پر اِس حقیقت کا انکشاف ہوا کہ احادیث میں نماز کا جو طریقہ بتایا گیا ہے، وہ اُس سے مختلف ہے جس کے مطابق ہم اب تک نماز ادا کر رہے تھے۔ مثلاً رفع یدین، زور سے آمین (آمین بالجہر) اور سینے پر ہاتھ باندھنا وغیرہ۔ انھوں نے بتایا کہ اِس دریافت کے بعد میں نے ”اہل حدیث“ کا مسلک اختیار کر لیا ہے۔

اپنی نمازوں کو پیغمبرانہ ارشادات کے مطابق جانچنے کا یہ جذبہ بلاشبہ، ایک مبارک اور مطلوب جذبہ ہے۔ ہر شخص جو ایسا کر سکتا ہو، اُسے چاہیے کہ وہ نہ صرف عبادات، بلکہ اپنے تمام اعمال اور افعال کو اِسی طرح کتاب و سنت کی روشنی میں جانچ کر اُس سے مطابقت کا طریقہ اختیار کرے، البتہ اِس ’تحقیق‘ کا محرک صرف اتباع نبوی کا جذبہ ہونا چاہیے، نہ کہ معروف قسم کا مسلک پرستانہ ذہن۔

ایک شخص اگر خالی الذہن ہو کر قرآن اور پیغمبرانہ ارشادات کا گہرا مطالعہ کرے تو اِس کا فطری نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ ایک ’ربانی‘ انسان بنے گا، نہ کہ معروف معنوں میں کوئی گروہی مسلمان۔ قرآن کے مطابق، کتاب و سنت کے علم کا مقصد ایک ’مذہبی‘ مسلک کے بجاے دوسرے ’مذہبی‘ مسلک کو اختیار کرنا نہیں، بلکہ خالص ’ربانیت‘ کا حصول ہے، یعنی ظاہر و باطن، دونوں اعتبار سے سچا خدا پرست بن جانا۔ چنانچہ ارشاد ہوا ہے: ’وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ‘ (آل عمران ۳: ۷۹)۔ یعنی اللہ والے بنو، اِس لیے کہ تم کتاب الٰہی کو پڑھتے اور پڑھاتے ہو۔

مذکورہ قسم کے گروہ پرستانہ ماحول کا سبب بعد کے زمانے میں پیدا ہونے والا وہ غیر پیغمبرانہ 'مذہبی' شاکلہ ہے جس میں شریعت کو حکمت سے الگ کر کے دین اللہ کا اتباع محض ظاہر دارانہ 'مذہبیت' کا ایک بے روح ڈھانچا بن گیا۔ اِس ظاہر دارانہ 'مذہبیت' میں نہ دینی جذبہ باقی رہا اور نہ 'ایمانی ذائقہ' (طَعْمَ الإيمان)، بلکہ خدا ے برتر کی عبادت کا عمل خاشعانہ اظہار عبدیت کے بجاے عملاً صرف چند مراسم کا مشینی اِعادہ قرار پایا۔ چنانچہ 'دین داری' اور خدا کی عبادت کا طریقہ اختیار کرنا، گویا ہمارے لیے اب محض ایک بے آب و گیاہ صحرا میں سفر کے ہم معنی بن کر رہ گیا، جہاں بے خوفی و بد اخلاقی کے خشک پتھروں، نیز زہریلے اور خطرناک جھاڑ جھنکاڑ کے سوا اور کچھ نہ تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو تلقین کرتے ہوئے فرمایا تھا: 'صَلُّوا كما رَأيتموني أُصلِّي' (بخاری، رقم ۶۰۰۸)، یعنی تم اُسی طرح نماز قائم کرو، جس طرح تم مجھے دیکھ رہے ہو۔ مگر عجیب بات ہے کہ بعد کے زمانے میں تقریباً تمام 'مذہبی' گروہوں اور تمام 'مذہبی' مسالک نے عام طور پر اِس ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عملاً شریعت اور عبادت کے صرف ظاہری پہلو سے متعلق کر کے دیکھا، وہ اِس کے داخلی پہلو کے بجاے صرف اِس کے خارجی مظاہر کو مذکورہ قول رسول کا اصل مصداق قرار دیتے رہے، جب کہ اِس ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ظاہر و باطن، دونوں کو آپ کے اُسوۂ حسنہ (الاحزاب ۳۳: ۲۱) کی حیثیت سے اختیار کرنے کی تعلیم دی گئی تھی، نہ کہ محض ظاہری اعتبار سے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

افسوس کہ بعد کے زمانے میں حکمت اور شریعت کے درمیان اِس تفریق کو 'فقہ و فتاویٰ' کی اصل معراج سمجھا گیا۔ چنانچہ عملاً یہ ہوا کہ عبادت جیسا خاشعانہ عمل محض ظاہری مراسم کی تکرار اور دین سماحت (الحنيفية السّمحة) صرف ایک قسم کی رَبیائی تشقیق و تدقیق کا پاژند بن کر رہ گیا۔ ہمارے 'مذہبی' طبقے کے بیش تر رہنما اِسی ظاہر دارانہ 'مذہبیت' کی تبیین کو عملاً کمال دین اور تعلیم و دعوت کا اصل جوہر قرار دینے لگے، جب کہ دین اللہ اپنے ظاہر و باطن، دونوں اعتبار سے مطلوب تھا، دونوں کو اللہ اور رسول کی تعلیمات کے مطابق ڈھالنا تھا، نہ کہ اپنے مزعومہ مسالک کے مطابق اتباع شریعت سے خالی اور آزاد تصور دین اگر 'نصرانیت' کے ہم معنی تھا تو محض ظاہر دارانہ 'مذہبیت' بلاشبہ، وہی چیز ہے جسے 'یہودیت' کہا گیا ہے، یعنی زوال یافتہ اہل کتاب کے راستے پر چلتے ہوئے اُن کی تقلید کا طریقہ اختیار کرنا۔

'ضلالت و غضب' کے اِس ظاہرے سے بچنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ آدمی خالی الذہن ہو کر قرآن و سنت کا

مطالعہ کرے اور اپنی تنہائیوں میں اِس ربانی ہدایت کے لیے خدا سے عاجزانہ انداز میں گڑگڑا کر دعائیں کرتا رہے۔ اِس طریقے کو اختیار کیے بغیر رسول اور اصحاب رسول کے بعد پیدا شدہ اِن گروہی تعصبات اور مسلکی انحرافات کی دلدل سے نکلنا ممکن نہیں۔ اِس معاملے میں خود اللہ اور رسول کی طرف سے ہر نماز میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے دوران میں 'اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ' جیسی عظیم دعا کو لازم قرار دیے جانے کا مقصد یہی تھا کہ ہم عبد و معبود کے اِس نازک رشتے کو ظاہر و باطن، دونوں اعتبار سے خدا کی اصل صراط مستقیم پر قائم رکھ سکیں۔ افسوس کہ نماز کے دوران میں سورۂ فاتحہ جیسی عظیم دعاے شکر و ہدایت کا عمل بھی ہمارے درمیان محض ایک قسم کے مسلکی نزاع کا موضوع بن کر رہ گیا۔

ایسی حالت میں سچائی کے ایک سنجیدہ مسافر کو چاہیے کہ سورۂ فاتحہ جیسی عظیم دعاؤں کے ساتھ اِس سلسلے میں وہ ایک اور پیغمبرانہ دعا کو ضرور حرز جاں بنائے۔ اِس پیغمبرانہ دعا کے الفاظ یہ ہیں:

اللّٰهمّ ربَّ جبرائيلَ، وميكائيلَ، وإسرافيلَ، فاطِرَ السمٰوٰاتِ والأرضِ، عالمَ الغيبِ والشهادةِ، أنتَ تَحكُمُ بين عبادِك فيما كانوا فيه يختلفون، اهدِني لِما اخْتُلِفَ فيه مِن الحقِّ بإذنك، إنك تَهدي مَن تشاء إلىٰ صراطٍ مستقيم. (مسلم، رقم ۷۷۰)

''اے اللہ، فرشتہ جبریل ومیکائیل اور اسرافیل کے رب، زمین اور آسمان کے پیدا کرنے والے، غیب میں پوشیدہ اور شہود میں عیاں حقائق کے جاننے والے، تو ہی اپنے بندوں کے درمیان اُن کے اختلافات کا فیصلہ کرنے والا ہے۔ للہذا اپنے اذن خاص سے تو مجھے اِن اختلافات کے درمیان سچا راستہ دکھا دے۔ یقیناً تو جسے چاہے، اُس کو صراط مستقیم پر گام زن فرما سکتا ہے۔''

(داوَن گیرے، بنگلور، ۵/ فروری ۲۰۲۲ء)

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org